

جناب محمد عارف اقبال

مدیر اردو بک ریویو دہلی

پاکستان کے ایک معروف مذہبی رہنما مولانا سمیع الحق: حیات و خدمات

سہ ماہی اردو بک ریویو ہندوستان کا علمی، ادبی اور تنقیدی مجلہ ہے، جس میں مختلف نوعیت کی علمی ادبی اور تحقیقی کتابوں پر تبصرے شائع ہوتے رہتے ہیں، برصغیر میں تبصرہ نگاری کے حوالے سے یہ اپنی نوعیت کا منفرد پرچہ ہے، رسالے کے مدیر محمد عارف اقبال صاحب نے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی کتاب ”مولانا سمیع الحق: حیات و خدمات“ پر تحقیقی و تنقیدی تبصرہ کیا ہے۔ قارئین الحق کے لئے پیش خدمت ہے..... (ابن مدنی)

زیر نظر کتاب مولانا سمیع الحق: حیات و خدمات، کے مؤلف مولانا عبدالقیوم حقانی (القاسم اکیڈمی، پاکستان) کا پسندیدہ موضوع تذکرہ و سوانح رہا ہے انہوں نے جن معروف شخصیات کی سوانح مرتب کی ہیں ان میں علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا سید حسین احمد مدنی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سید سلیمان ندوی، سید شبیر احمد عثمانی، مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا سید اسعد مدنی، مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا ابوالکلام آزاد شامل ہیں انہوں نے اپنے مربی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی سوانح بھی مرتب کی اور ان کی مجالس کے افادات و ارشادات کو چن چن کر ”مصحفہ با اہل حق“ کے نام سے ایک حسین گلدستہ کے طور پر پیش کیا مولانا سمیع الحق، مولانا عبدالحق کے صاحبزادے ہیں جن کی دینی، علمی، فکری اور سیاسی سرگرمیوں کو بڑی محنت اور عرق ریزی سے مولانا حقانی نے دو جلدوں میں یکجا کرنے کا فریضہ ادا کیا ہے، مولانا عبدالقیوم حقانی ساٹھ سے زائد دینی علمی کتابوں کے مؤلف و مرتب ہیں تذکرہ اور سوانح کے علاوہ احادیث اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا مرغوب موضوع ہے شرح صحیح مسلم (۷ جلدوں میں) اور شرح شمائل ترمذی (تین جلدوں میں) بھی شائع ہوئے۔

زیر نظر کتاب کے صفحہ نمبر ۳ پر فاضل مولف نے کتاب سے متعلق درج ذیل عبارت بھی شائع کی ہے
”تذکرہ و سوانح شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق“ جو ایک مرد مجاہد کی کہانی ہی نہیں ایک عہد کی تاریخ

ہے اور داستان سبق آموز بھی ہے، مولانا سمیع الحق کے علم و قلم، ادب و تاریخ، درس و تدریس، اعلاء کلمۃ الحق، شریعت بل اور نفاذ شریعت کی تحریک قومی و ملی اور سیاسی خدمات، قادیانیت سمیت تمام فرق باطلہ کا تعاقب، افغان جہاد اور تحریک طالبان سے لے کر دفاع پاکستان کونسل تک معرکہ آرائیوں کے دلچسپ تاریخی مراحل... تقریباً پون صدی پر مشتمل دلائل ویز، سبق آموز داستان عزیمت۔“

اس کتاب پر مولانا سمیع الحق کے قلم سے ان کی تائید اور دعاؤں کے حصول کیلئے تین صفحات بھی شامل کئے گئے ہیں مولانا سمیع الحق نے لکھا ہے کہ ”تصنیف و تالیف کا کام اس کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ کسی کوہ کن کا جوئے شیر لانے سے بھی مشکل ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے مولانا حقانی کے لئے یہ کام ایسا سہل اور موم بنادیا ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے آہن و فولاد کہ جیسے چاہا اسی سانچے میں ڈھال دیا۔۔۔“

مولانا عبدالقیوم حقانی نے اپنے استاد مولانا سمیع الحق کی سوانح اور ان کی حیات کی تمام تر سرگرمیوں اور جدوجہد کو عقیدت سے سمیٹنے کی کوشش کی ہے مولانا حقانی نے عرض مولف کے ذیل میں بڑے افسانوی انداز میں لکھا ہے: ”مولانا سمیع الحق کا نام زبان پر آتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ کسی گلستان ہزار رنگ کی دل آویز داستان کھل گئی ہے اور ایک بلبل ہزار داستان ہے جو اپنے نوع بہ نوع نغموں سے سیرکنندگان گلستان کے دلوں کو لبھار رہا ہے موصوف مختلف الجہات شخصیت کے مالک ہیں۔۔“ ایک جگہ لکھتے ہیں: ”وہ ایک ایسے عالم دین ہیں جن کی رہنمائی کا دائرہ مسجد و مدرسہ سے لے کر پارلیمنٹ اور سیاست کے میدانوں تک وسیع ہے۔ پاکستان میں نفاذ شریعت کی تاریخ میں ان کی رہنمائی کے نقش ثبت ہیں۔ شریعت کے حوالے سے جب بھی کوئی کڑا وقت آیا ہے اور کسی بھی فتنے نے جب بھی سر اٹھایا مولانا سمیع الحق فوراً میدان عمل میں اترے اور فتنوں کا تعاقب کیا۔“

پاکستان کی معروف علمی، مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق (3 ستمبر 1936ء) کا آبائی تعلق اکوڑہ خٹک سے ہے۔ ان کے جد امجد مولانا اخوندزادہ عبدالرحیم اپنے خاندان کے ہمراہ 1761ء کے قریب تبلیغ دین کے سلسلے میں اکوڑہ خٹک میں آباد ہوئے ان کے والد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق (پ: 1880ء) اپنے وقت کی نامور علمی شخصیت، بہترین مدرس اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مؤسس و مہتمم تھے، وہ دارالعلوم دیوبند میں بھی استاد رہے کہا جاتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے بعد یہ جنوبی ایشیاء کی سب سے بڑی آزاد اسلامی یونیورسٹی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب مرحوم نے فرمایا تھا کہ دارالعلوم حقانیہ دیوبند ثانی ہے۔“ اسی یونیورسٹی یعنی جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے طالبان تحریک کے رہنما ملا عمر کا خاص تعلق تھا۔

مولانا سمیع الحق نے اسی دارالعلوم حقانیہ میں دورہ حدیث مکمل کیا اور اسی سال شیخ التفسیر مولانا احمد

علی لاہوری سے دورہ تفسیر بھی مکمل کیا اور اس کے ساتھ ہی جامعہ حقانیہ میں درس و تدریس کا آغاز کیا اور اب بھی حدیث کی اعلیٰ کتابوں کا درس دیتے ہیں فاضل مؤلف کے نزدیک مولانا سمیع الحق ایک اچھے شیخ و مربی اچھے صحافی، انشا پرداز، محدث، فقیہ، اچھے متکلم ادیب، اس کے ساتھ ہی ایک راسخ العقیدہ عالم دین ہیں، ۷۵ سالہ مولانا سمیع الحق کا یہ تعارف بھی کرایا گیا ہے کہ قومی و ملی سیاسی انقلابی درسی و تدریسی، جہادی و دعوتی، تصنیفی اور ادبی حلقوں میں ان کی ذات ایک حوالے کا درجہ رکھتی ہے۔ اپنی تمام تر سرگرمیوں کے ساتھ مولانا سمیع الحق نے ماہنامہ الحق کا اجراء ستمبر 1965 میں کیا، اس کے مدیر کی حیثیت سے انہوں نے پاکستانی سیاست ہی کو نہیں بلکہ دینی و سماجی حلقے کو جھنجھوڑنے کا کام کیا۔ یہ پرچہ اب بھی جاری ہے اس پرچہ پر معروف دانشوروں، صحافیوں، علماء ادیبوں اور سیاست دانوں کی آرا بھی کتاب میں شامل ہیں۔

مولانا سمیع الحق کے والد اور بانی و مہتمم جامعہ حقانیہ مولانا عبدالحق نے یحییٰ خان کے دور حکومت میں 1971 کے معرکہ الآراء انتخاب میں حصہ لیا اور قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ پارلیمنٹ میں مسلمان کی تعریف اور سود کی حرمت، کے عنوان سے ان کا خطاب بے حد مشہور ہوا۔ دیوبندی مکتبہ فکر کے حامل مولانا عبدالحق نے تدریس کے ساتھ سیاسی خدمات کا سلسلہ بھی جاری رکھا کیونکہ ان کے نزدیک اسلام میں سیاست دین سے جدا نہیں۔ لیکن یہی بات دعوتی و تحریکی حلقہ سے کہی گئی تو ہندو پاک کے تبلیغی اور دیوبندی حلقے نے اسے دین کے منافی قرار دیا اس کے بعد 1985 کے الیکشن میں مولانا عبدالحق قومی اسمبلی اور ان کے بیٹے مولانا سمیع الحق سینٹ کے رکن منتخب ہوئے فاضل مؤلف نے لکھا ہے کہ سینٹ میں پرائیوٹ شریعت بل، متحدہ علماء کونسل، قائد شریعت کا اعزاز، اراکین پارلیمنٹ کے نام فکر انگیز مکتوب، پارلیمنٹ کے سامنے احتجاجی مظاہروں کی قیادت پاکستان میں عورت کی حکمرانی کے خلاف مولانا سمیع الحق کا پارلیمنٹ میں تعمیری اور تاریخی کردار، اسلامی جمہوری اتحاد کی صدارت اور میاں نواز شریف کے لیے مولانا سمیع الحق کا ایثار، متحدہ دینی محاذ اور انتھک سیاسی جدوجہد جو آج بھی جاری و ساری ہے جامعہ حقانیہ کا ایک روشن باب ہے فاضل مؤلف نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ یورپ، امریکہ اور افریقہ سمیت پورے برصغیر میں حقانیہ کی دینی، تعلیمی، تالیفی، تصنیفی، فقہی اور مذہبی خدمات کا ہر شہر اور ہر دیہات میں چرچا ہے حقانیہ نے ہزاروں مفتی، محدث، مفسر، محقق، مؤرخ، معلم، مبلغ، مناظر مدبر، مفکر، شاعر اور روحانی مربی و صوفی پیدا کئے۔

”مولانا سمیع الحق: حیات و خدمات“ کی دونوں جلدوں کے مضمومات کل 21 ابواب میں تقسیم کئے گئے ہیں ہر باب کے متعدد ذیلی عنوانات کے تحت معلومات فراہم کی گئی ہے تقریب فہم کے لئے ابواب پر ایک طائرانہ نظر ضروری ہے ملاحظہ کیجئے: (۱) پیدائش، ابتدائی تعلیم و تربیت، تحصیل و تکمیل علم، تذکرہ الاساتذہ

اور سندات (۲) درس وافادہ، انداز تدریس و تقریر درسی خصوصیات و امتیاز (۳) جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی تعمیر و ترقی (۴) ماہنامہ الحق آغاز و رفتار کارشمرات اور انقلابی اثرات (۵) تصنیف و تالیف، تعزیتی شذرے اور ذوق شعروادب (۶) رد فرق باطلہ: قادیانیت رافضیت اور پرویزیت وغیرہ (۷) تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت (۸) تجدید، استشراق اور ماڈرن ازم کا فکری و عملی تعاقب (۹) سائنس کی فتنہ سامانیاں: اسلام اور عہد حاضر کے سائنسی کارنامے (۱۰) مشن، دینی مقاصد اور اسلامائزیشن کے لیے سیاسی اور جماعتی جدوجہد (۱۱) نفاذ شریعت کی جدوجہد، سیاسی و پارلیمانی کردار، ایوان میں شریعت بل کا معرکہ (۱۲) عورت کی حکمرانی کے خلاف جدوجہد (۱۳) جہاد افغانستان میں مولانا سمیع الحق کا کردار (۱۴) تحریک طالبان اور افغانستان کا اجمالی تعارف (۱۵) دفاع افغانستان و پاکستان کونسل کی تشکیل (۱۶) ملی یکجہتی کونسل کا قیام (۱۷) مواعظ و نصائح، دعوت و تبلیغ خطبات (۱۸) مرد مجاہد کی بارگاہ میں (۱۹) بیرون ملک اسفار اسلام کی سفارت و دعوت اور پہلے سفر حرمین کی جھلکیاں (۲۰) مغرب کی یورش و یلغار: مولانا سمیع الحق کا اعلاء کلمۃ الحق (۲۱) تحریک طالبان پاکستان: امید و یاس اور سازشوں کے سائے۔

زیر نظر کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان کی سیاست میں یاد دینی مذہبی اور سماجی حلقے میں جامعہ حقانیہ کے بانی اور وہاں کے علماء ہر محاذ پر مؤثر کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ جہاد افغانستان کی فوجی چھاؤنی تھا۔ مولانا سمیع الحق نے افغانستان میں مولانا جلال الدین حقانی کے محاذ کا دورہ کرتے ہوئے افغان مجاہدین سے خطاب کیا۔ مجاہدین کے کمانڈر، جامعہ دارالعلوم حقانیہ آتے رہے اور وہاں ان کی تربیت بھی کی جاتی رہی اس کتاب میں مولانا سمیع الحق سے لیے گئے بین الاقوامی میڈیا کے نمائندوں کے انٹرویوز بھی شامل ہیں ان میں وائس آف امریکہ، این بی سی نیوز، ترکی ٹی وی، فرانسیسی اخبار، نیویارک ٹائمز، بی بی سی لندن، لبنانی ٹیلی ویژن، گارڈین لندن کے صحافی (جون بون) وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

جامعہ حقانیہ میں بین الاقوامی شخصیات کی آمد اور ان سے مولانا سمیع الحق کی ملاقات کا احوال بھی کتاب کی زینت ہے نومبر ۱۹۹۹ میں جامعہ حقانیہ کی تقریب دستار بندی میں ملا محمد عمر کے لیے دارالعلوم کی طرف سے فراہم شدہ خصوصی سند تیار کرائی گئی جسے مولانا محمد مسلم حقانی اور مولانا نجیب اللہ کو دی گئی تاکہ وہ اس سند کو امیر المومنین کی طرف سے قبول کر کے ان کو پہنچائیں اس موقع پر مولانا سمیع الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حقانیہ ایک مدرسہ ایک انقلاب اور تحریک کا نام بن گیا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ روس کو تہس نہس

کردیا اور افغانستان کو آزاد کرایا اور جہاد کیا اور اب نظام الہیہ کو قائم کیا۔۔۔“ (ج دوم۔ ص ۱۲۵) مولانا سمیع الحق نے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ کی حیثیت سے طالبان کے حق میں اٹھ کھڑے ہونے کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ”ہماری قوم امریکہ کا مقابلہ غلیل اور پتھروں سے نہیں بلکہ ایٹم بم سے کریگی“ (ص ۱۳۳ ج دوم) ”صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام“ کے عنوان سے حساس بین الاقوامی موضوعات کے تناظر میں عالمی اور مغربی میڈیا سے مولانا سمیع الحق کے دو ٹوک مکالمہ پر مشتمل کتاب ہے۔ (ج اول ص ۱۸۸)

مشاہیر بنام حضرت مولانا سمیع الحق کے حوالے سے فاضل مؤلف لکھتے ہیں کہ ”علمائے دیوبند کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں یہ جو اسامہ بن لادن نے سعودی عرب کی بادشاہت کے خلاف جو غیر اسلامی حکومت ہے اس غیر اسلامی حکومت کے خلاف جو علم بغاوت بلند کیا ہے یہ نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی کا موقف ہے۔ اگر آپ ان کے خطبات کا مطالعہ کریں اور جمعیت علماء اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ جو باتیں اسامہ بن لادن آج کر رہے ہیں حضرت مدنی ۷۵ سال پہلے فرمایا کرتے تھے۔“ (ج دوم ص ۷۸)

مولانا سمیع الحق بھٹو کی پیپلز پارٹی حکومت کو لادینی حکومت سمجھتے تھے انہوں نے بے نظیر بھٹو کی حکومت میں عورت کی حکمرانی کے خلاف جنگ کا اعلان کیا تھا اس کتاب سے علوم ہوتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے اکابر جامعہ حقانیہ (اکوڑہ خٹک) میں اکثر آتے تھے، ۱۱ اپریل ۲۰۰۱ء کو مولانا سید اسعد مدنی، مولانا مرغوب الرحمن، مولانا محمد عثمان اور مولانا عبدالحق اعظمی جامعہ حقانیہ تشریف لے گئے تھے جن کا استقبال وہاں کے اساتذہ اور ہزاروں طلباء نے فلک شگاف نعروں سے کیا تھا۔ (جلد دوم صفحہ ۲۹۴)

فاضل مؤلف مولانا عبدالقیوم حقانی یقینی طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مولانا سمیع الحق کی حیات و خدمات کو ان کی کتابوں، ماہنامہ الحق کے متعدد شماروں اور خطابات کی مدد سے دو ضخیم جلدوں میں دستاویزی کام انجام دیا ہے یہ کتاب نہ صرف پاکستان کی موجودہ سیاست اور مذہبی سرگرمیوں کو اجاگر کرتی ہے بلکہ افغانستان میں مجاہدین کے ذریعے روسی حملہ آوروں کے شکست کی داستان ہے اس کے ساتھ ہی تحریک طالبان ملا عمر اور پاکستان کی دیگر جہادی تحریکوں مثلاً حرکت المجاہدین، البدر، حزب المجاہدین، جمعیت المجاہدین، لشکر طیبہ وغیرہ کی سرگرمیوں اور ان سے وہاں کے مدارس بالخصوص جامعہ حقانیہ کے تعلق اور جذبات کو اجاگر کرتی ہے یہ کتاب افغانستان کے حوالے سے جہادی تحریکوں کی تاریخی دستاویز بن گئی ہے۔